سرکاری رپورٹ

آٹھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس منعقدہ ۲ فروری ۱۹۹۵ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۳
۳	رخصت کی درخواستیں	
۴	تحریک التواء نمبر ۱ منجانب مولانا عبدالواسع (تحریک التواء بحث کے لئے منظور کی گئی)	۶
۵	قرارداد نمبر ۳۷ منجانب مولانا عبدالباری (قرارداد منظور کی گئی)	۱۰

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ اسپیکر ———————— جناب عبدالوحید بلوچ

۲۔ ڈپٹی اسپیکر ———————— جناب ارجن داس بگٹی۔

افسران صوبائی اسمبلی

۱۔ سیکرٹری ———————— مسٹر محمد اختر حسین خان

۲۔ جوائنٹ سیکرٹری ———————— محمد شریف۔

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔	نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیراعلیٰ
۲۔	جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینیئر وزیر
۳۔	شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔	میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفرآباد I	پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ۔
۵	ملک گل زمان کاسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔	میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۲۳ آواران	وزیر لائیو سٹاک
۷۔	ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	وزیر حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔	مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔	مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔	مسٹر پچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری۔
۱۲۔	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آب پاشی و برقیات
۱۳۔	ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی قانون
۱۴۔	مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱ لورالائی	وزیر جیل خانہ جات لیبر
۱۵۔	مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸ قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔	سردار ثناء اللہ خان زہری	پی بی ۳۰ خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷	میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔	حاجی میر لشکری خان	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات

۱۹۔	نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸، کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔	نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶، سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔	میر خان محمد جمالی	پی بی ۲۱، جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲	سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷، سبی / زیارت	وزیر بیاڈ و اسا
۲۳۔	سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰، لورالائی I	وزیر صحت
۲۴۔	مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲، بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔	مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳، کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷، پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔	عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴، کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔	ارجند داس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔	حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵، چاغی
۳۰۔	مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶، پشین I
۳۱۔	مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵، قلعہ سیف اللہ
۳۲	نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹، ڈیرہ بگٹی
۳۳	ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲، جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔	مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۔ ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔	سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۔ ۲۵ بولان II
۳۶۔	نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۔ ۲۷ مستونگ
۳۷۔	مسٹر محمد عطاء اللہ	پی بی ۔ ۲۸۔ قلات / مستونگ

۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی۔ ۳۱۔ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی۔ ۳۳۔ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی۔ ۳۵۔ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی۔ ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی کمیونٹی
۴۳۔ مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی غیر مسلم کمیونٹی

آٹھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

بروز جمعرات مورخہ ۲۔فروری ۱۹۹۵ء مطابق یکم رمضان المبارک ۱۴۱۵ ہجری بوقت تین بجکر بیس منٹ (سہ پہر) زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر۔ صوبائی اسمبلی ہال۔ کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

مولانا عبدالمتین اخوند زادہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۵ الرحمن الرحیم ۵ مالک یوم الدین ۵
ایاک نعبد و ایاک نستعین ۵ اھدنا الصراط المستقیم ۵
صراط الذین انعمت علیھم ۵ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۵ آمین ۵

ترجمہ
ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے۔ اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے۔ جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا (خدایا) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا) ہم پہ (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی۔ جس پہ تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

جناب اسپیکر

سیکرٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لیے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

نواب عبدالرحیم شاہوانی

جناب اسپیکر (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر ہماری جمہوری وطن پارٹی کے پارلیمانی لیڈر جناب سلیم اکبر بگٹی کو باوجود ان کی درخواست کے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی اجازت نہیں دی گئی یہ ایک ممبر کا آئینی حق ہے کہ وہ اسمبلی اجلاس میں شرکت کرے اور باقاعدہ اس میں حصہ لے کر اپنے حلقہ انتخاب کے عوام کی نمائندگی کرے لہٰذا آپ سے ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ ان کو اس آئینی حق سے محروم نہ کیا جائے اور انہیں اجلاس میں شرکت کی اجازت دی جائے۔

جناب اسپیکر

یہ جرنلسٹ حضرات کہاں جارہے ہیں؟ منسٹر صاحب ان سے رابطہ کریں۔ جہاں تک سلیم اکبر بگٹی کے ہاؤس اریسٹ کا تعلق ہے (Maintenance of Public Order) کے تحت ان کو ہاؤس اریسٹ کیا گیا ہے ڈی سی نے انہیں ہاؤس اریسٹ کیا ہے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح نقص امن کے تحت کوئی مسئلہ ہوگا تو یہ ان کی ذمہ داری ہے ویسے مجھے کوئی اعتراض نہیں ان کے یہاں آنے پر مجھے کوئی آبجیکشن نہیں ہے۔

سید شیر جان بلوچ

جناب اسپیکر ہماری اسمبلی کے جوائنٹ سیکرٹری محمد افضل مرحوم وفات پاچکے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان کے ایصال ثواب کے لیے دعا کی جائے۔

جناب اسپیکر

مولوی صاحب دعا کریں۔

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر

اب سیکرٹری اسمبلی قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت موجودہ اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں

موجودہ اجلاس کے لیے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ انیس سو چوہتر کے قاعدہ نمبر تیرہ کے تحت جناب اسپیکر نے حسب ذیل معزز اراکین کو علی الترتیب اسمبلی کے اس اجلاس کیلئے صدر نشین مقرر کیا ہے

(۱) جناب میر محمد صادق عمرانی (۲) سید شیر جان بلوچ

(۳) نواب عبدالرحیم شاہوانی (۴) مولوی محمد عطاء اللہ

جناب اسپیکر

رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکرٹری اسمبلی پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی)

ملک محمد سرور خان کاکڑ صوبائی وزیر نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر. سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی

جناب سعید احمد ہاشمی مشیر برائے چیف منسٹر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے لہٰذا انہوں نے

دو چار اور سات فروری کے اجلاسوں سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار ثناء اللہ خان زہری وزیر بلدیات نے ذاتی مجبوری کی بنا پر دو اور چار فروری کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر! سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد طاہر خان لونی صوبائی وزیر صحت کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں لہٰذا انہوں نے آج کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

رخصت منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ جناب عبیداللہ خان بابت صوبائی وزیر کوئٹہ سے باہر گئے ہوئے ہیں انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر اسرار اللہ زہری صوبائی وزیر زراعت کوئٹہ سے باہر سرکاری دورے پر تشریف لے گئے ہیں لہذا انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی نوابزادہ جنگیز خان مری وزیر مواصلات کوئٹہ سے باہر سرکاری دورے پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ دو اور چار فروری کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر شوکت بشیر مسیح مشیر برائے وزیر اعلیٰ اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التواء

جناب اسپیکر مولانا عبدالواسع صاحب اپنی تحریک التوا نمبر ایک پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط جناب اسپیکر۔ میں تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں کہ :۔

گذشتہ چند دنوں سے ملک بھر کے اخبارات میں گوادر کی سو ایکڑ زمین اومان کے سلطان قابوس کو تحفہ کے طور پر دینے کے متعلق مختلف قسم کی خبریں شائع ہو رہی ہیں جس میں صوبائی حکومت کے اہم ذمہ داروں کے بیانات میں کافی تضادات بھی پایا جاتا ہے بہرحال جو حکومتی عہدیدار سلطان قابوس کو سو ایکڑ زمین بطور تحفہ دینے رہے ہیں لیکن موجودہ قومی و بین الاقوامی حالات کے تناظر میں گوادر جیسے اہم اور حساس ساحلی علاقہ کی زمین بطور تحفہ دینے میں اگر اور کوئی خرابی نہ ہو بھی تو یہ امر قابل تشویش ہے کہ ہمسایہ ممالک کو تشویش لاحق ہوئی ہے۔ اور وہ ہمیں شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ علاوہ ازیں ملک کی سیاسی جماعتیں سنجیدہ طبقات اور آزادی کو فوقیت اور ترجیح دینے والے دانشور حضرات بھی اس تحفہ کے پس منظر کو ملکی مفادات سے تصادم سمجھتے ہیں۔

لہذا میں تمام ممبران صاحبان سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس اہم تحریک التواء کو بحث کے لیے منظور کیا جائے تاکہ اس مسئلے پر کھلے عام بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر

تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

گذشتہ چند دنوں سے ملک بھر کے اخبارات میں گوادر کی سوا ایکڑ زمین اومان کے سلطان قابوس کو تحفہ کے طور پر دینے کے متعلق مختلف قسم کی خبریں شائع ہو رہی ہیں. جس میں صوبائی حکومت کے اہم ذمہ داروں کے بیانات میں کافی تضادات بھی پایا جاتا ہے. بہرحال جو حکومتی عہدیدار سلطان قابوس کو سوا ایکڑ زمین بطور تحفہ دیے رہے ہیں. لیکن موجودہ قومی اور بین الاقوامی حالات کے تناظر میں گوادر جیسے اہم اور حساس ساحلی علاقہ کی زمین بطور تحفہ دینے میں اگر اور کوئی خرابی نہ ہو بھی تو یہ امر قابل تشویش ہے کہ ہمیں یہ ہمارا ملک کو تشویش لاحق ہوتی ہے. اور وہ ہمیں شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں علاوہ ازیں ملک کی سیاسی جماعتیں سنجیدہ طبقات اور آزادی کو فوقیت اور ترجیح دینے والے دانشور حضرات بھی اس تحفہ کے پس منظر کو ملکی مفاد سے تصادم سمجھتے ہیں.

لہٰذا میں تمام ممبران صاحبان سے گزارش کرتا ہوں. کہ وہ اس اہم تحریک التواء کو بحث کے لیے منظور کیا جائے. تاکہ اس مسئلے پر کھلے عام بحث کی جائے.

جناب اسپیکر

مولانا صاحب آپ اس کی ایڈمیزبلٹی پر بات کریں.

مولانا عبدالواسع

جناب اسپیکر و معزز ارکان اسمبلی. ایک مہینے یا اس سے زائد عرصہ سے ملک کے اخبارات میں اور اس ملک کی پارلیمنٹ صوبائی اور قومی اسمبلی میں سینٹ جیسے اداروں میں گوادر کے مسئلے پہ بہت گرم گرم بحث ہو رہی ہے گوادر وہ علاقہ ہے جس کا تعلق بلوچستان سے ہے یہ ہماری سرزمین سے تعلق رکھتا ہے لیکن ملکی اخبارات اور تمام جرائد بین الاقوامی حالات سے پتہ چلتا ہے کہ حالات اس کے متقاضی ہیں. کہ یہاں گوادر کے مسئلے پر تفصیلی بحث ہو جائے کیا

گوادر یقیناً فروخت ہو چکا ہے یا گوادر تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے یا گوادر کا کوئی اور مسئلہ ہے کبھی بیانات آتے ہیں کہ مرکزی حکومت صدر اور وزیر اعظم کی طرف سے فروخت کرنے کی تردید ہوتی ہے کبھی لیز (Lease) پر دینے کے بیانات آتے ہیں کہ ہم نے لیز پر دیا ہے۔ کبھی مچھلی کے سٹور تیج بنانے کے لیے بیانات آتے ہیں کہ سٹور بنانے کے لیے دیا ہوا ہے کبھی ایسا بیان آتا ہے کہ ہم نے سلطان قابوس کے محل بنانے کے لیے دیا ہوا ہے اور وہاں باغ بنانے کے لیے دیا ہے اور چیف منسٹر کے بھی کئی ایسے بیانات آتے ہیں کبھی اس کی تردید ہوتی ہے پہلے انہوں نے کہا کہ ہم ایک انچ بھی کسی دوسرے ملک کو نہیں دے سکتے اور نہ دینے کے لیے تیار ہیں پھر چند دن کے بعد بیان آیا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے کوئی لیٹر ہمارے پاس آیا تھا اور ہم نے یہاں سے نوٹیفکیشن جاری کرنے کے لیے احکامات جاری کر دیا ہے۔ اس کے بعد ہمارے چیف منسٹر کا بیان آیا تھا کہ اگر سلطان قابوس محل بنانے کے مقابلے میں ہمیں ایسی سہولیات حاصل ہو جاتی ہیں تو سو ایکڑ دینے میں کیا مضائقہ ہوا ہے اور پھر یہ بیان آتا ہے کہ سینئر منسٹر جام صاحب کا بیان آیا تھا کہ گوادر بیچنے کے لیے اور ایک انچ کسی کو دینے کے لیے تیار نہیں ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جام صاحب کو معلوم ہے گوادر کی زمین کو بیچا گیا ہے۔ لہٰذا میں بلوچستان کے تمام ارکان اسمبلی سے اور اس معزز ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ گوادر کا جو ساحلی علاقہ ہے ایک خطہ ہے یہ بین الاقوامی حالات کے مطابق یہ سرحدی علاقہ ہے اور بلوچستان کی گرفت کے لیے ایک ایسی متوازی جگہ ہے اگر وہاں سے کوئی دشمن ہمیں بری نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہم پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، اور بلوچستان کے مفادات کو خطرہ میں ڈالنا چاہتے ہیں تو گوادر کے خطہ سے ان کو سو ایکڑ زمین مل بھی جائے وہ ان سے بہت فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور ہمارے ساتھ وہ بہت بڑی دشمنی بھی کر سکتے ہیں لہٰذا جناب اسپیکر میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ سلطان قابوس یا کوئی دوست ہے یہاں کوئٹہ میں سو ایکڑ یا دو سو ایکڑ دے دیں

بلوچستان کے کسی اور درمیانی علاقے میں دیدیں ایک طرف تو فوج کے اوپر اتنی بھاری رقم خرچ کرتے ہیں سرحدات کے تحفظ کے لیے اتنی رقم خرچ کرتے ہیں اگر ایک خطہ آج سلطان قابوس کو دیدیں اور ایک خطہ افغانستان کو دیدیں تیسرا سرحد آپ چین کو دیدیں پھر یہ فوج سرحدات کا تحفظ کس طرح کرے گی لہٰذا اس اہم مسئلے پر جو محل وقوع کے اعتبار سے یہ اہم خطہ ہے اس کے متعلق میں سمجھتا ہوں اور تمام معزز اراکین اسمبلی سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ بحث کے لیے منظور ہو جائے اور اسپر تفصیل سے بحث ہو جائے۔ والسلام

جناب اسپیکر

ٹریژری بنچز کی طرف سے کوئی ۔۔۔۔۔۔؟

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ)

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب اسپیکر مولانا صاحب کی اس قرارداد کی ہم مخالفت نہیں کرتے ہیں صرف وضاحت کرتے ہیں کہ جہاں تک زمین کی سفارش وزیراعلیٰ صاحب نے کی ہے۔ان کی یہ سٹیٹمنٹ تو بالکل کلیئر ہے کہ فیڈرل حکومت کی انسٹرکشن (Instruction) کو ہم نے آگے مانا ہے اور اس کو پرسیو (pursue) کیا ہے۔اس کے ماسوائے کوئی ڈیل (Deal) ہوا ہے یا جس طرح نیشنل اخبار میں آتا ہے۔جس طرح سے ہر طرف سے یہ آواز اُٹھ رہی ہے اس کا بہتر جواب میرے خیال میں صادق عمرانی صاحب دے سکیں گے وہ پہلے بھی اُٹھے ہیں اس سلسلے میں ہم صادق صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے وضاحت کریں صوبائی حکومت کی طرف سے تو ہم نے بتایا ہے کہ فیڈرل حکومت نے لکھا تھا کہ ان کو زمین دیا جائے وزیراعلیٰ صاحب کے بیان سے یہ کلیئر ہے کہ ہم نے اس پر عمل درآمد کیا ہے اور کسی ڈیل میں یا کسی اور چیز میں صوبائی حکومت اس میں شامل نہیں ہے یا جو بھی کوئی ڈیل ہوئی ہے۔ اس میں صوبائی حکومت کو کسی طرح اس کو اعتماد میں نہیں لیا گیا ہے صرف زمین کی الاٹ منٹ تک ہماری

بات ہوئی ہے اور انہی احکامات کو ہم نے آگے بڑھایا ہے پھر فیڈرل گورنمنٹ کے جو نمائندے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بہتر بات کر سکیں گے۔

جناب اسپیکر

آپ سب تشریف رکھیں یہ ابھی بحث کے لیے منظور نہیں ہوئی ہے۔ تحریک التواء میں جس معاملہ پر بحث کرنے کے لیے تجویز پیش کی گئی ہے اور جس طرح محرک نے اور سرکاری طرف سے وزیر خزانہ نے کہا یہ عوامی اہمیت کا حامل ہے اس معاملہ پہ نہ صرف صوبہ بلوچستان بلکہ پورے ملک کو تشویش ہے لہٰذا میں اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتا ہوں اور چار تاریخ کو بحث کے لیے منظور کیا جاتا ہے لیکن اسمبلی کے رولز قاعدہ ۷۵(۲) کے مطابق ایوان کی رائے معلوم کرنے کے لیے ایوان میں پیش کرتا ہوں جو ممبران اس کے حق میں ہے وہ کھڑے ہوجائیں اگر آٹھ ممبر اس کے حق میں کھڑے ہوئے تو یہ تحریک بحث کے لیے منظور کرلی جائے گی۔ تو پھر چار تاریخ کو اس دن کی کارروائی کے بعد دو گھنٹے کی بحث کے لیے منظور کی جائے گی۔

(تحریک التواء منظور کی گئی)

جناب اسپیکر

مولانا باری صاحب قرارداد نمبر۱ پیش کریں

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ تمام وفاقی اور صوبائی ملازمین میں دینی رجحان پیدا کرنے اور نماز کی پابندی دفتری اوقات میں باجماعت نماز ظہر کی ادائیگی اور نماز نہ پڑھنے کی صورت میں سالانہ انکریمینٹ روکنے کے احکامات جاری کیے جائیں۔ نیز ترقی (پروموشن) کے لیے بھی صوم وصلواۃ کی پابندی ضروری قرار دی جائے کیونکہ عاملین حکومت کی باجماعت نماز کا پابند ہونے سے ایک شاندار اسلامی معاشرہ اور عام پبلک کے لیے زبردست ترغیب کا باعث بنے گی۔

جناب اسپیکر

قرارداد یہ ہے کہ:۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ تمام وفاقی اور صوبائی ملازمین میں دینی رجحان پیدا کرنے اور نماز کی پابندی دفتری اوقات میں باجماعت نماز ظہر کی ادائیگی اور نماز نہ پڑھنے کی صورت میں سالانہ انکریمنٹ روکنے کے احکامات جاری کیے جائیں۔ نیز ترقی (پروموشن) کے لیے بھی صوم وصلواۃ کی پابندی ضروری قرار دی جائے۔ کیونکہ عاملین حکومت کی باجماعت نماز کا پابند ہونے سے ایک شاندار اسلامی معاشرہ اور عام پبلک کے لیے زبردست ترغیب کا باعث بنے گی۔

جناب اسپیکر

مولانا صاحب مختصر اس کی ایڈمیزبلٹی پر بات کریں۔

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر جس طرح آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر اور مطلب لا الہ الا اللہ کے نام پر آزاد ہوا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان کے آئین میں اور آئین کی کئی دفعات میں عبادات اور عبادات کی پابندی کا ذکر ہے اور بات جناب یہ کہ مرکزی سطح پر ایک ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل بنا ہے وہ ایسی سفارشات مرتب کرے گی جس سفارشات کے پس منظر میں اسلامی معاشرہ قائم ہوسکتا ہے لہذا نماز ارکان خمسہ میں سے پہلا رکن ہے اگر عاملین حکومت نماز کی پابندی کریں اور نماز باجماعت پڑھیں تو عاملین حکومت کے عمل میں انصاف اور صفائی اور سچائی کا باعث بن سکتا ہے لہذا میرے خیال میں اس قرارداد پر کسی کو اعتراض بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر

سرکاری بینچز سے ۔۔۔۔۔۔؟

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر سماجی بہبود)

جناب اسپیکر، میرے خیال میں اس قرارداد پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم لوگ سب مسلمان ہیں اس کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر

اس قرارداد کی کوئی مخالفت نہیں ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل

جناب والا کوئی مخالفت تو نہیں ہے۔ لیکن مولانا صاحب سے وضاحت چاہتے ہیں کہ تنخواہ کے ذریعے ملازمین کو اسلام کو کس طرح کنٹرول کریں گے ہم نے تو یہ کہیں نہیں دیکھا ہے کہ تنخواہ کے ذریعے کنٹرول کریں گے اسلام میں ہم نے ایسی بات نہیں دیکھی ہے۔ مولانا صاحب اس کو بہتر سمجھا سکتے ہیں۔ ہم مخالفت نہیں کرتے ہیں ہم صحیح اسلام لانے کے حق میں ہیں کیا مولانا صاحب جو اسلام کی بات کرتے ہیں کیا وہ اس حد تک ہے کہ تنخواہ روک دی جائے یا اسلام کا مولانا صاحبان کا اور بھی کوئی پروگرام ہے۔؟

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر پتہ نہیں ہے کہ جعفر خان صاحب کو کیا ہے اصل بات یہ ہے۔ کہ اسلام میں کچھ حدود ہیں ہمارے معاشرے میں کچھ جنائیت ہے اور جنائیت کے لیے کچھ حدود مقرر ہیں کچھ سزا مقرر ہے اس کے ساتھ ساتھ کچھ اسلام میں زواجر ہیں اسلام ہمارا مذہب ہے اسلام کے لیے ملک آزاد ہو چکا ہے اگر آفیسر کو پتہ چلے کہ اگر ہمارا تنخواہ کا مسئلہ ہے اور ہمارا ملازمت کا مسئلہ ہے تو وہ نماز کی پابندی کر سکتا ہے جس وقت میں خود حکومت میں شریک تھا اس

وقت سینارٹی میں ایک ملازم کا مسئلہ تھا تو اس وقت بڑے افسر جو حکومت میں تھے اس کی سینارٹی کو دیکھتے تھے کہ سینارٹی میں اس کے عملیات کیا ہیں وہ صاف ستھرا ہے یا نہیں ہے یہ ایک سچائی اور صفائی کا باعث بن سکتا ہے اس کے لیے جو اسلامی نظریاتی کونسل جو پاکستان کا وفاقی ادارہ ہے۔ اس نے اس بارے میں سفارش بھی کی ہے اور پاکستان کا آئین بھی اس کی مخالفت نہیں کر سکتا ہے تو یہ ایک آئینی مسئلہ ہے اور ہم وفاق سے سفارش کرتے ہیں اور جہاں تک تنخواہ کا معاملہ ہے تنخواہ تو ہر ایک ملازم کا اپنا حق ہوتا ہے وہ ضرور گورنمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کا حق ان کو پہنچائے۔ لیکن اگر یہ ڈر جائے کہ یہاں ہمارا تنخواہ کا مسئلہ بن جاتا ہے تو وہ ضرور نماز کی پابندی کر سکتے ہیں تو یہاں یہ --------

جناب اسپیکر

مولانا صاحب اگر وہ دوزخ سے نہیں ڈرتا ہے تو تنخواہ اور انکریمنٹ سے تو نہیں ڈرے گا

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر ملازم بیٹھے ہیں گورنمنٹ سرونٹ بیٹھے ہیں ان کو تنخواہ کے حقوق کا پتہ ہے ہم جمہوریت پسند لوگ ہیں تنخواہ کی ہیں تو اتنا پرواہ نہیں ہے لیکن لوگوں کو زیادہ پرواہ ہے۔

جناب اسپیکر

آپ نے کہا کہ اختلاف تو کسی کو نہیں ہے آپ نے کہا ہے ترغیب کا باعث بنے گی میرے خیال میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کریم میں حور غلمان جنت اور اتنی بڑی بڑی ترغیبات دی ہیں تو پھر پانچ سو روپے یا دو سو روپے کا انکریمنٹ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر میں آپ کا جواب تو نہیں دیتا۔ آپ تو اسپیکر ہیں صدر مجلس ہیں لیکن ایوان کے جواب کے لیے عرض ہے کہ اسلام میں صرف ترغیبات نہیں ہیں اسلام میں ترغیب کے ترہیب

بھی ہے تو ہیبت کے معنی کچھ ایسی چیزیں جوڑ لانے والی ہیں تو اس میں ہم عمل کریں اور اس کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل نے سفارش بھی کی ہے اور یہ رپورٹ یہاں پیش کی گئی ہے اگر ہم یہاں سے یہ سفارش کریں تو یہ بلوچستان اسمبلی کا سب سے بڑا اعزاز ہوگا۔

سردار نواب خان ترین (وزیر بی ڈی ای) جناب جب یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم اسلام کے لیے اسمبلی میں آئے ہیں تو اسلام کی یہاں مکمل قرارداد لائیں تاکہ ہم اس کی حمایت کریں مخالفت کریں آپ اسلام کی مکمل قرارداد پیش کریں۔

مولانا عبدالباری مکمل پیش کریں گے آپ ضرور اس پر عمل کریں۔

سردار نواب خان ترین اگر آپ مخلص ہوں گے تو ہم حمایت کریں گے ورنہ مخالفت کریں گے۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی)

جناب اسپیکر مولانا صاحب کی خدمت میں بحیثیت مسلمان اس کی مخالفت تو نہیں کر سکتے ہیں مگر قرارداد کے متن میں یہ چیز درج ہے کہ فیڈرل حکومت سے رجوع کریں اور ان کی توجہ اس طرف دلائیں کہ وہ اسلام لائیں وفاقی حکومت میں کیا ملاؤں کی کمی ہے۔ پارلیمنٹ میں کیا ہوا ہے وہاں بھی آپ کے نمائندے ہیں۔ سینٹ میں پارلیمنٹ میں وہاں بہت ہیں ہماری سفارش کی کیا ضرورت ہے ؟

مولانا عبدالباری

جناب پتہ نہیں خان صاحب کیوں ون وے پر جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر طارق صاحب۔

میر طارق محمود کھیتران (وزیر بہبود آبادی)

جناب مولانا صاحب کو میری تجویز یہ ہے کہ وہ اگلے جہاں کے انکریمنٹ کی بات کریں اسلام میں اگر خوف ہے تو اگلے جہاں کا خوف ہے اگر اس جہاں میں کسی غریب ملازم کی انکریمنٹ روکنا اسلامی بلیک میل ازم کے مترادف ہوگا۔

مولانا عبدالباری

جناب ان کو اسلام کے بارے میں کچھ معلومات نہیں ہیں میں آپ کو اسلام پڑھا سکتا ہوں سردار صاحب بُرا نہ محسوس کریں میں مفت آپ کو اسلام پڑھا سکتا ہوں آپ میرے ساتھ مسجد چلیں قرآن میں باقاعدہ سزائیں ہیں قرآن میں حدود ہے قرآن میں زواجر ہے۔ قرآن سنت میں ہر چیز ہے آپ اس کی مخالفت نہیں کر سکتے ہیں۔ جہاں تک پارلیمنٹ کی بات ہے ہر چیز پارلیمنٹ پر چھوڑ دیں۔

جناب اسپیکر

مولانا صاحب نمازی کی بحث نہیں ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ قرارداد کو منظور کیا جائے۔؟ (قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ چار فروری ۱۹۹۵ء شام تین (۳) بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس چار بجکر پانچ منٹ پر مورخہ چار فروری ۹۵ سہ پہر بروز ہفتہ تین بجے تک کے لیے ملتوی ہوگیا)